

Registerd

L No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

نمبر (۲۷) ہر ہفتہ بروز جمعہ شائع ہوتا ہے۔ ۵ر جولائی سنہ ۱۹۰۷ء جلد (۳۵)

گلدستۂ اخبار

۲۸-جون کو مسلمانانِ لودیانہ نے شاہی یوم تولد کی یادگاری بڑی تزک وشان سے اور ایک بے مثل جوش اور نمائیش سے منایا اور اپنی نمک حلالی کا ثبوت سلطنت انگلشیہ کی قیام حکومت اور پائیداری کی دلی آرزو اور اُسکے فیوض وعنایات کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ ایسا پُرشان جلسہ احاطہ پنجاب میں شاید شاذ ونادر ہی ہوا ہوگا۔ معلوم ہوا ہی کہ لاہور کے اخبارات پرکاش۔ آریہ گزٹ جیون تت اور بھارت ماتا بھی پریس ہندوستان ہی سے نکلا کرتے ہیں عجیب بات ہی شاید سب کی سازش ہی۔ سنگاپور میں ایک ایسا اژدہا پکڑا ہوا ہی جس کی لمبائی ۳۶ فیٹ ہے۔ ۳ جون کو جب وہ جرمنی پہنچائے جانے کے لئے جہاز پر چڑھاتے جاتے تھے تو اس نے ۱۰۴ انڈے دیئے جو مقدار میں راجہنس کے انڈے سے بڑے تھے۔ حال ہی میں الہ آباد کے پادری جے جے لوکس صاحب ڈی ڈی "جو فی الحال رخصت پر ولایت گئے ہوئے ہیں" کو سکوک واقع یونائیٹیڈ سٹیٹس امریکہ خلافہ ریو دا کی ٹرسٹ وسٹمنسٹر کلیسیا کے "پاسٹر" ایبراڈیہو نے کے لئے دعوت دیگیی ہی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف ہند کو واپس آنے سے پہلے اس کلیسیا کا ملاحظہ کرینگے۔ یہہ خبر افسوس سے سُنی جائیگی کہ پادری جے آئی وڈ سائیڈ کے بھائی اس جہان سے کوچ کر گئے ہیں پادری صاحب موصوف متوقع تھے کہ آیندہ موسم بہار میں اُسکی ملاقات کریں۔ ہم صاحب موصوف کے بھائی کی وفات پر اُن سے ہمدردی اور افسوس ظاہر کرتے ہیں۔ گائیکوار بڑودہ کی ریاست میں اب پرائمری تعلیم لازمی قرار دیگیی ہی اور وہاں کے لڑکے جنکی عمر ۷ سے ۱۲ سال تک کی ہوتی ہی اور لڑکیاں جن کی عمریں ۷ سے ۱۰ تک کی ہوتی ہیں ضرور مدرسوں میں بھیجی جاتی ہیں + اس ریاست کی شادی صغرسِنی کے ایکٹ پر بھی بخوبی عملدر آمد ہو رہا ہی۔ اُس کے مطابق ۳ ہزار آدمیوں پر شادی خلاف قانون کا مقدمہ چلایا گیا۔ جن میں سے قریب ۱۵ سو پر جرمانہ ہوا کہتے ہیں کہ برہمن اور کھتری اس کے سخت خلاف ہیں ادنی ذاتوں میں سے بہت کم مقدمے دایر ہوئے۔ سر ڈینزل اببٹسن صاحب ۱۹ جولائی کو مارسیلز سے روانہ ہونگے اور غالباً ۴-اگست کو شملہ پہنچ جائینگے۔ امیر صاحب کابل نے سر ہنری میکنہم صاحب کے ذریعہ سے لفٹننٹ دی آنریبل ملک عمر حیات خاں تیوانہ سی آئی ای کو اُنکی خدمات حسنہ کے صلہ میں جو اُنہوں نے امیر صاحب کی سیاحت ہند کے متعلق خوش اسلوبی سے کیں ایک قیمتی طلائی جیب گھڑی روانہ کی ہی۔ اسی طرح سے انہوں نے فیض آباد کے ڈپٹی قاضی عزیزالدین احمد کو بھی ایک طلائی جیبی گھڑی جس پر ایک کتبہ کندہ بھیجی ہی۔ ہفتہ مختتمہ ۲۲-جون میں کل ہندوستان میں ۱۰۰۱۲ طاعونی وارداتیں اور ۸۳۰۰ اموات وارد ہوئیں۔ احاطہ پنجاب میں سب سے زیادہ یعنی ۴۳۴۹ اموات وارد ہوئیں۔ مگر صوبجات متوسط میں سب سے کم یعنی صرف ۳۔ لاہور کی میونسپلٹی یہہ تجویز کر رہی ہی کہ ہائیسکلوں اور ٹرائیسکلوں پر ۳ روپیہ فی مشین فی سال کے حساب سے فراہم کیا جائے۔ مس کارنیلیہ سوراب جی ایک پارسی مسیحی مشہور لیڈی ہیں۔ اندنوں آپ کلکتہ کی یونیورسٹی کالج کمیٹی کی ممبر مقرر ہوئی ہیں ایک اخبار کہتا ہی کہ کلکتہ میں افواہ ہی کہ میسرز ریو مشیت سی آئی ای اور امیر علی دو ہندوستانی سکریٹری آف سٹیٹس کی کونسل میں ممبر ہونگے۔ کلکتہ میں میڈیکل کالج کی تعلیم پانچ سالہ تھی مگر اب بحکم یونیورسٹی چھ سالہ کر دیگیی ہی۔ ناگپور کی عدالت سشن میں ایک قیدی کی اذیت کے جرم میں پولیس والوں کو سخت سزائیں دی گئیں۔ کلکتہ میں پادری صاحبان کی جانب سے چرچ ایجوکیشن لیگ کے نام سے ایک انجمن قائم ہوئی ہے

ایڈیٹوریل نوٹس

تحصیل علم آلہی کے متعلق جو آجکل آریاؤں اور برہماسماج والوں نے اپنے اپنے مدرسے قایم کئے ہیں۔ اُنکی خاص منشا یہہ ہو کہ اُنکے مدرسوں میں ایسے طلبا ئے جاویں جو اعلیٰ تعلیم حاصل کریں تاکہ اُنکی تقریر اور تحریر حسب زمانہ ہو۔ ہم دیکھتے ہیں کہ آجکل مسیحی علم آلہی کے مدرسے میں تعلیم یافتہ طلبا بہت کم داخل ہوتے ہیں۔ ہم کو اندیشہ ہو کہ مشنوں کی موجودہ پالیسی کم تعلیم یافتہ طلبا کی طرف مایل ہو۔ البتہ ہم یہہ رائے تو نہیں دینگے کہ ادنےٰ منادو نہ رکھے جاویں۔ لیکن یہہ ادنےٰ مناد جب تک تعلیم یافتہ منادوں کے ماتحت ہوکر کام نہ کریں گے تو اُنکی منادی کا اثر کم وسیع ہوگا۔ ہم کو بھی چاہئے کہ زمانہ کا رُخ دیکھکر اپنی پالیسی اختیار کریں۔ آجکل کے سامعین خاص لیاقت رکھتے ہیں کہ اعلےٰ لیکچروں کو سمجھ سکیں۔ اور اُنکا مذاق ایسا ترقی کر گیا ہو کہ وہ اعلےٰ مضامین کے سننے کا مطالبہ کرتے ہیں یہہ ضروری امر ہو کہ وہ طلبا جو علم آلہی کے مدرسے میں تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ کہ اُن کی بنیادی تعلیم کسی قدر اچھی ہو۔ ورنہ علم آلہی کی تعلیم اُنکے لئے مفید ثابت نہیں ہوگی اس متعلق ہم ایک انگریزی مضمون کا ترجمہ کرکے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ یہہ مضمون گوسپ ہنس میں شایع ہوا ہے۔ ”بعنوان مسیحی خادم الدین“ ؛

مشن کے کام کے بعض پہلو تمام جگہوں میں یکساں ہوا کرتے ہیں۔ ہاں دستورات اور توہمات اور میلان طبیعت میں اختلاف ہو تو ہو لیکن ان تمام کی پشت میں ایک عام بنیاد ہوتی ہو۔ جسمیں اعتقاد کی گمراہی پائی جاتی ہو اور انسانی فطرت گری ہوئی نظر آتی ہو۔ اور انسانی فطرت خواہ کسی قدر حق سے گمراہ ہوجائے لیکن تمام دنیا بھر میں یکساں ہو اس لئے کام کی تفصیلات اور صورتیں جو انسانی فطرت کے اصلاح پر آمادہ ہوتی ہیں وہ مختلف جگہوں میں خواہ مختلف کیوں نہ ہو تاہم تہ میں بعض اصولی باتیں ہیں۔ جو دنیا بھر میں یکساں ہیں۔

چنانچہ خدا کی طرف سے مقرر کی ہوئی ایک تعلیم والی اور مخصوص خدمت کی ہر ایک جگہ ضرورت ہو۔ ہندوستان میں جب ہمارے مشن کا کام شروع ہوا تو ہم نے عمدہ سے عمدہ آدمی خدمت کیلئے حاصل کئے۔ اور بہت اُن میں سے واقعی بڑے ارکان دین ثابت ہوئے۔ لیکن جب دیہات میں اجدازاں بہت سے ادنےٰ قوم کے لوگ عیسائی ہونے لگے اور اُنکے لئے کارندوں کی ضرورت پڑی تو مشن میں رغبت پائی گئی کہ ان جماعتوں کی تعلیم کے لئے کم حیثیت کے آدمی اور کم تنخواہوں پر مقرر کئے جاویں۔ لیکن اب یہہ ضرورت محسوس ہو رہی ہو کہ خادم الدین کا یہہ ادنےٰ درجہ اُٹھایا جاوے ورنہ کام میں بہت نقصان ہوگا۔ دو یا تین برس گذرے بریلی میں یہہ تجویز کی گئی تھی کہ تعلیم کی حیثیت بڑھائی جاوے اور کالج کے طلبا کو تحریص اور ترغیب دی جاوے کہ وہ اس طرف رجوع ہوں اس تجویز کا نتیجہ بڑا حوصلہ افزا ہوا ہو چنانچہ بہت سے ہمارے سکولوں اور کالجوں کے ہونہار لڑکے علم آلہی کے مدرسہ میں تعلیم پا رہے ہیں۔ لیکن ابھی کچھ کرنا باقی ہو۔ علم آلہی کا مدرسہ اکیلا اس اصلاح کو انجام نہیں دے سکتا۔ اس میں اُن تمام کارندوں کو جو دل چسپی رکھتے ہیں اس مدرسہ کے ساتھ ہاتھ بٹانا چاہئے۔ ڈاکٹر منیسل صاحب مقیم بریلی نے وہ تجاویز جو چین کے صد سالہ جلسے میں پیش ہوکر منظور ہوئیں۔ ہمارے مطالعہ کے لئے بھیجی ہیں یہہ تجاویز ہندوستان کی موجودہ حالت کے ایسی مناسب حال ہیں کہ ہر ایک مشنری صاحب کو اُن کا پڑھ لینا اور اُنپر غور کرنا ضروری ہو۔ جسحال کہ چین کا مغربی دنیا کے ساتھ سابقہ پڑنے کی وجہ سے وہ اُس کی تہذیب سے متاثر ہوئی ہو اور بڑے شوق اور ذوق سے اپنی ملکی اور تمدنی اصلاح پر آمادہ ہوئی ہو اور جسحال کہ یہہ بحر کیف چین کی تواریخ میں مسیحی کلیسیا کے لئے ایک عمدہ موقع ہو کہ اس نئی تہذیب کو مسیحی ڈھانچے میں لا دے لہٰذا یہہ جلسہ باوجودیکہ اس امر کا اعتراف کرتا کہ خادم الدین کے لئے ابتدائی ضرورت خدا کی بلاہٹ ہو جو مختلف قسم کے لوگوں کو خادم الدین کے مختلف عہدوں پر بلاتی ہو تاہم یہہ قرار پایا (۱) کہ چینی لوگوں کی موجودہ تعلیمی حالت اس امر کی تاکید کرتی ہو کہ ایسے ہی لوگ پیدا کئے جائیں جو بلحاظ تربیت دیگر کشور چین کے پیشواؤں کے برابر ہوں تاکہ وہ آلہی زندگی کی خمیر لوگوں کے دلوں میں ڈال دینے کے قابل ہوں“ (۲) ہم تمام مشنریوں اور دیسی پاسبانوں کو ترغیب دیتے ہیں۔ کہ وہ اپنی کلیسیاؤں میں چین کے لئے لایق خادم الدین کی ضرورت کے مضمون کو پیش کریں۔ تاکہ والدین کو اس امر کی روشنی حاصل ہو کہ یہہ ان کا فرض اور عین حق ہو کہ وہ اپنے بیٹوں کو خادم الدین کے عہدے کے لئے مخصوص کریں اور اسی طرح سے مسیحی سکولوں کے استادوں کو ترغیب دی جاتی ہو کہ وہ ایسی مسیحی تاثیر پیدا کریں کہ طلبا کے دل خادم الدین کے کام اور عہدے کو منظور کرنے کے لئے روح کی بلاہٹ پر مایل ہوں۔ سویم تاہم اُن مسیحی نوجوانوں سے جو اب تعلیم پا رہے ہیں نہایت ہی شوق سے اپیل کرتے ہیں کہ تمہارے دلوں میں جو اب اُمنگ اور شوق پایا جاتا ہو کہ چین کی مختلف خدمات کو کامیابی سے پوری کرو اس موقع پر بھی دعا کے ساتھ غور کرو کہ مسیحی خادم الدین کا کام تمہاری اُن اُمنگوں کو غایت مطلوبہ تک پہنچا دیگا کیونکہ اپنے ملک کی اعلیٰ خدمت تب ہی اچھی طرح سے پوری ہو جب ہم اپنے آلہی مالک کی اعلیٰ خدمت کو اختیار کرتے ہیں (۴) گو ہم کو مسیحی کلیسیاؤں کے اُن آدمیوں کو بھی حکم میں لانا چاہئے جو شروع میں کلیسیا میں داخل ہوگئے اور اپنے کام کے لئے پوری تعلیم نہیں پائی ہے لیکن خادم الدین کی ضرورتوں کو پورا کرنے کے لئے ہم کو ایسے لوگوں پر بھروسہ نہیں کرنا چاہئے۔ اس کے لئے مسیحی طلبا کو شروع ہی سے سکولوں اور کالجوں سے تیار کرکے یوں اُن کو ایسی مسیحی تاثیروں سے گھیر لینا چاہئے کہ وہ خادم الدین کو اپنی زندگی کا اعلےٰ مقصد اور قدر اور عزت کا باعث سمجھیں ؛

———— + ————

اسوقت جاپان میں ۹۰۸ مشنری ہیں اور پروٹسٹنٹ شرکا کی تعداد ۸۰۸۷۴ ہیں اور کل پروٹسٹنٹ جماعتوں کی تعداد ۲۰۸۶۲ ہے۔ رومن کیتھلک جماعت کی تعداد ۷۳۳۹۵ ہے اور یونانی کی تعداد میں ۱۹۱۱۵ ہیں۔ پروٹسٹنٹ مسیحیت بمقابلہ دیگر فرقوں کے زیادہ ترقی کر رہی ہے۔ ۵۲۹ جاپانی کلیساؤں میں سے ۱۰۲ بالکل اپنے پاؤں پر کھڑی ہوگئی ہیں۔ اور ایک خاصی تعداد اوبھی اس انجام کو پہنچ رہی ہے۔ گذشتہ سال جاپانی مسیحیوں نے مسی اشارت اور سلف سپورٹ کے لئے ۰۰۰،۷۰،۲ روپیہ دیا۔ شرکا، کی تعداد بحیثیت مختلف کلیساؤں کے یوں تقسیم ہے۔ چرچ آف انگلینڈ میں ۶۴۷۳۔ میتھوڈسٹ ۸۹۶۳ کانگریگیشنل ۱۰۹۸۹۔ پریسبٹیرین ۱۵۰۷۶۔ کانگریگیشنل کلیسیائیں سب کی سب آئندہ سال سلف سپورٹنگ ہو جائنگی۔ چنانچہ امرکن بورڈ نے الوداعی تین سال کا عطیہ پیشگی دیدیا ہے اس کے علاوہ جو مضبوط کلیسیائیں وہاں کی ہیں انہوں نے اتحاد کرکے کمزور کلیسیاؤں کی امداد کا بیڑا اٹھایا ہے اس طرح سے کل جماعت اب خود مختار ہوجائیگی اور دیگر کلیسیائیں جلدی جلدی آزاد ہوتی جاتی ہیں مسٹر جی ایس ایڈی صاحب جاپانی مسیحیت کی خصوصیات کے بارے میں یوں گویا ہیں۔ اول انکی پختہ خود مختاری کی طبیعت وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کو جلد مستعد ہوجاتے ہیں اور ذمہ داری اٹھا لیتے ہیں اور پیشوائی کے لئے تیار ہوجاتے ہیں۔ اور نہیں چاہتے کہ ایک لمحہ کے لئے بھی غیر ممالک بلا ضرورت کے انکی مدد کریں۔ لیکن تاہم غیر ممالک سے جو باتیں اچھی ہیں انکو سیکھنے کے لئے تیار رہتے ہیں۔ دویم سلف سپورٹ اور اپنی خود مختاری کے واسطے قیمت دینے کو تیار رہتے ہیں۔ اس لحاظ سے ہندوستان نے جاپان سے بہت کچھ سبق لینا ہے سوم۔ انکے کیرکٹر کی مضبوطی۔ اور انہیں خود رائے زنی اور اُسپر عمل کرنے کا مادہ پایا جاتا ہے۔ چہارم انکی تعلیم آزادانہ ہے۔ وہ ہر ایک نئی تعلیم کو لینے پر آمادہ ہوجاتے ہیں۔ عقلی خوض و فکر کرنے کا انکو بہت شوق ہے۔ اور انکے مذہبی سمجھ میں استقلال نہیں پایا جاتا۔ پنجم اپنے کام کاج کے طریقہ میں جلدی تبدیلی اختیار کرنا نہیں چاہتے۔ اور سلف سپورٹ کی طرف زیادہ رجوع ہیں لیکن اب تک اُسپر کم غور کیا ہے کہ جاپان کو عیسائی کرنا انکا فرض ہے لیکن امید کی جاتی ہے کہ انکا رخ اسطرف بھی جلدی ہوگا۔ ششم وہاں کے مسیحی بمقابلہ ہندوستان کے مسیحیوں کے اعلیٰ خاندانوں کے ہیں اور تعلیم بھی اعلیٰ ہے اور متمول بھی ہیں لیکن عوام اور ادنیٰ جماعتوں میں انہوں نے اپنا کام نہیں پھیلایا ہے۔ ہفتم روحانی زندگی میں بھی کمی ہے۔ یہہ تو سچ ہے کہ مسیحی کام پر زور دیا جاتا ہے اور اس امر میں وہ ہندوستانیوں سے عملی ہے مگر دعا کم کرتے ہیں اور بائیبل کا مطالعہ بھی بمقابلہ ہندوستانی مسیحیوں کے کم کیا جاتا ہے۔ ہشتم انہیں اتحاد بڑا بھاری ہے۔ اور زور دیا جاتا ہے کہ اسپر خوب عملدرآمد ہو۔ اور وہ بالکل نہیں چاہتے کہ مغربی مسیحیت کے مختلف تواریخی فرقے جاپان میں بھی قائم ہوں۔ اور اس لئے وہ اس بات پر تاکید کر رہے ہیں کہ مختلف کلیسیا ہیں ایک ہوجائیں چنانچہ بہت ان میں سے متحد ہو بھی گئی ہیں اور اب انکی غایت مطلوبہ یہہ ہے کہ کل جاپان کی کلیساؤں میں اتحاد ہوجائے۔ ان لوگوں میں تعصب نہیں ہے۔ اور اس لئے وہ کلام کے سننے کو تیار ہیں۔ پرانے مذہب کا اثر گھٹتا جاتا ہے اور ان کا دباؤ جاتا رہا ہے۔ چارسو طلبا جو تین اعلیٰ مدرسوں میں تعلیم پارہے ہیں ایک بدھسٹ میگزین سے معلوم ہوا ہے کہ ان کے عقیدے مفصلہ ذیل ہیں ۔

انہیں سے صرف ایک کنفوشس کا ماننے والا ہے ایک شنٹو مذہب کا پیرو۔ پندرہ بدھ مذہب کے چار مسیحی ساٹھ ملحد اور دو سو بہاسی اگناسٹک۔ اس سے ثابت ہے کہ پرانے مذاہب کا جاپان میں خاتمہ ہے۔ مسیحی کل جاپان میں اپنا بڑا دباؤ ڈال رہے ہیں۔ حالانکہ وہ کل آبادی کا $\frac{1}{250}$ حصہ ہے تاہم وہ کل ملک کے خیراتی کاموں کے چوتھائی حصہ کو امداد دیتے ہیں اور انہیں میں سے مشہور ایڈیٹر اخبار ہیں اور جنگی افسر ہیں بحری افسر ہیں اور ممبر اور بڑے بڑے منصبوں پر ممتاز اور مصنف ہیں اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کل جاپان میں مسیحیت کی ترقی بلحاظ تعداد تو کم ہے لیکن بلحاظ اوصاف بہت بڑھ چڑھ کر ہیں۔ جاپان کی مسیحیت میں جو کمزوریاں ہیں اُسپر بہت زور نہ دینا چاہئے کیونکہ جاپان میں مسیحیت کی اشاعت صرف پچاس برس سے شروع ہوئی ہے۔ حتی کہ جنوبی ہندوستان میں دوسو سال سے اور چین میں ایک سو سال سے وہاں کا ایک عیسائی مسٹر پوچیو لکھتے ہیں کہ میری قوم مسیح میں ابتک بچہ ہے ۔

مُراسلاتْ

از بندر کھمبایت رال محل ضلع کیرا علاقہ بندر بمبئی

رسوائی اور بدنامی

جناب ایڈیٹر صاحب نورافشان۔ تسلیم۔ یہہ چند کلمات ذیل اگر آپ اپنے پرضیا اخبار میں تحریر فرمائیں تو نہایت مہربانی بندہ آپکا ممنون و مشکور ہوگا ۔

جناب والا یہہ کمترین دراصل ایرانی النسل ہے حقیر کے جد مرحوم جناب حاجی آقا سید عباس صاحب موسوی الاصفہانی کو بندر کھمبایت کے مرحوم نواب جناب بندہ علی مومن خان بہادر فیروز جنگ نے بڑی عنایتیں فرما کر مقیم ہونے پر مجبور فرمایا تب سے اب

تک خاندان مومن خان بہادر کے زیر سایہ بسر کرتے ہیں اگرچہ والد مرحوم نے چند باعثات سے حیدر آباد دکن میں نائب کالکٹری کی نوکری حاصل فرماکر چند سال حیات کے بعد انتقال فرمایا بعد ہم لوگ واپس کھمبایت کو آئے اور اب یہاں بود و باش رکھتے ہیں۔

بندہ کے ہم سایہ میں ایک مسیحی واعظ صاحب مسٹر کانجی بھائی فردکش ہیں جو بڑے نیک دل اور خلیق ہیں لہذا کمترین سے بڑی بے تکلفی اور دوستانہ ہونے سے آپکا اخبار گوہربار اس ناچیز کی نظر سے بھی گذرا کرتا ہے چنانچہ تاریخ ۱۴ جون ۱۹۰۷ء کے اخبار میں۔ آرام کی گرانی۔ کی سرخی والا مضمون دیکھکر سعدی شیرازی کا یہہ شعر یاد آگیا؀

نکوئی با بدان کردن چنان است
کہ بد کردن بجائے نیک مردان است

ہمارے نیک دل انصاف پسند گورنمنٹ بہادر نے ہندوستانی رعایا پر جو جو عنایتیں فرمائیں ہیں وہ مثل نیر اعظم مشہور و معروف ہیں مگر یہہ بھارت بھومی کے قدیمی باشندے محسن کش احسان فراموش اور منہ زور ثابت ہوتے نظر آتے ہیں انپر علم و اخلاق نے کچھ بھی اثر نہ کیا بلکہ تربیت نا اہل را چوں گردگان بر گنبد است۔ کے مصداق ثابت ہوگے۔ افسوس صد ہزار افسوس ممنون ہونے کے عوض گورنمنٹ کے جانی دشمن ہونا کیا انسانیت ہے کسی غالب نے کیا خوب کہا ہے۔؀

آدمیت انسان میں نہو تو حیوان ہے بشر
کیا ہوا گر آئے صورت انسان لے کر

کیا ابھی چند روز کا ذکر نہیں کہ بھارت بھومی کے راجہ مہاراجہ شاہان دہلی کے دربار میں مثل غلاموں کے دست بستہ کھڑے رہا کرتے تھے اور اب دربار گورنمنٹ بہادر میں کرسیوں پر آرام و چین سے دوستانہ طریق پر عزت پاتے ہیں جب خواص کی یہہ حالت تھی تو عوام کس کھیت کی مولی شمار ہو سکتے ہوں گے مگر سچ تو یہہ کہ گورنمنٹ ہی کا قصور ہے کہ اُس نے اندھوں کو آنکھیں۔ بے علموں کو علم کم بضاعتوں کو عہدے اور دولت اور غلاموں کو آزادی بخشی بس پھر کیا تھا بادشاہی کا خیال خام کاسۂ سر میں دوڑا نے لگا اور خیالی تخت شاہی حاصل بھی ہوگیا آخرش چاہ کندہ را چاہ درپیش کا مضمون صادق آگیا۔

جناب والا اجیت سنگھ ہو یا لالہ لاجپت رائے یا کوئی اور مگر باغیوں کے زمرے میں شمار ہو گئے اور رسوائی اور بدنامی کے سوا کچھ بھی حاصل نہوا۔ مثل مشہور ہے کہاں گئے تھے کہیں بھی نہیں کیا لائے کچھ بھی نہیں۔ واہ سبحان اللہ خوب خیرخواہی کی آفرین صد آفرین خیر یہہ تو جو ہونا تھا وہ ہوا جس نے جیسا کیا ویسا پایا اور آیندہ بھی جو کریگا وہی پائیگا مگر مسلمانوں کو لازم ہے کہ وفادار رعایا بنے رہیں اور اپنے مسیحی بھائیوں کی ہمراہی کرتے رہیں تاایک دوسرے کے کام آئے اور گورنمنٹ کا بھی فرض ہے مسلمان اور مسیحی رعایا کے حقوق کی نگرانی کرتی رہے اگرچہ آج تک بھارت نواسی آزاد خواہ رعایا پر گورنمنٹ نے اپنی مسلمان اور مسیحی رعایا کی نسبت بڑے مہربانیں فرمائیں ہیں ہر طرح انہی کا پلہ بھاری رہا ہے تسپر یہہ بے وفائی دیکھی جاتی ہے اگر یہہ تمام عنایتیں فریق ثانی پر ہوتی تو گورنمنٹ کو یہہ تکلیف نہ اٹھانی پڑتیں؛

اے مسلمان اور مسیحی بھائیو تم آپس میں اتفاق اور دوستی کرو اور اپنے سرکار کی فرمانبرداری و وفاداری کے ساتھ کرتے رہو اگر تم کو کسی قسم کی تکلیف یا حرج ہو تو باادب عرض معروض ضرور کرتے چلے جاؤ ہماری منصف گورنمنٹ رحم دل اور رعایا پرور ہے ضرور دادرسی کرے گی اور کرتی بھی ہے؛

اب میں اپنی گورنمنٹ سے ملتجی ہوں کہ آیندہ اپنی مہربانی اور عنایت کی بارش ہر زرخیز زمین پر ہی برسائے نہ کہ زمین شور میں یعنی آیندہ مسلمان اور مسیحی رعایا کی ترقی کی کوشاں رہے کیونکہ وقت ضرورت یہی دو قومیں گورنمنٹ کی خیرخواہ اور ہی خواہ نظر آئینگی؛

مجھکو ان قدیمی بھارت نواسیوں کی دیرینہ دشمنی کے باعث ذیل کے حالات تحریر کرنے کی ضرورت ہوئی۔ شہر کھمبایت قدیمی بندرگاہ ہے یہاں دو سو برس سے نجم الدولہ ممتاز الملک مومن خان فیروز جنگ بہادر کا خاندان حکومت کرتا آیا ہے اور اب بھی الحمدللہ اُسی خاندان کے زیر نگین یہہ شہر ہے۔ چونکہ مومن خان بہادر مسلمان۔ مغل قوم کے تھے لہذا یہاں کے تمام باشندوں میں مغلوں ہی کو حکومت کا فخر حاصل تھا یہہ حالت ۱۳۱۷ ہجری تک قایم رہی مگر افسوس کہ یکایک زمانے نے پلٹا کھایا یعنی سنہ مذکور میں قوم پرور رعایا نواز نواب حسین یاور مومن خان بہادر نے جنت کی راہ لی اور مرحوم کے فرزند اکبر مرزا جعفر علی مومن خان بہادر مسند آرائے حکومت ہوئے مگر جناب تک حکمران میں اپنے اپنے آباؤ اجداد کا طرز حکومت ایک لخت موقوف فرماکر زمام حکومت بھارت ماتا کے سپوتوں کے ہاتھ میں عنایت فرمائی پھر کیا تھا مسلمانوں پر بلکہ خصوصاً مغل قوم پر تباہی اور بربادی آنی شروع ہوگئی عوام مسلمان تو درکنار مغل بلکہ خاص نواب بہادر کے متعلقین مارے مارے پھرتے ہیں مگر کوئی پرسان حال نہیں اونسے اعلیٰ تمام عہدے جو چند سال پیشتر مغلوں کے دست قدرت میں تھے اب وہ برہمن و بنئے۔ کنبی وغیرہ اقوام کے ہاتھ میں نظر آرہے ہیں جو قومیں مغل حکام کی ڈیوڑھی پر جاتے ہوئے تھرتھراتی تھیں یا انکی خدمت میں جانا اپنا فخر خیال کرتی تھیں اب وہ حکومت کی کرسیوں پر جلوہ افروز ہیں (عبرت عبرت) اور لطف تو یہہ ہے کہ خود مغل نواب کے نمک خور ہیں مگر دنیا میں ان کے نزدیک مغلوں سے بدتر ذلیل اور خوار کوئی نہوگا غرض یہہ عبرت خیز واقعہ تحریر کرنے سے مراد یہہ ہے کہ ہمارے ہندوستانی مسلمان اور مسیحی بھائی خیال فرمائیں کے مسلمان اور مغل قوم کے نواب کے خود نوکر ہیں مگر





اسکی قوم کو ذلیل سمجھ رہے ہاین مگر یہہ خیال نہیں کرتے کہ اگر زمانہ نے پھر گردش کی تو ہمارا کیا حشر ہوگا۔ پس ہمکو اس واقعہ سے بہت دور اندیشی کرکے کام کرنا چاہئے اور آزادی خواہ گرگان مردم در سے کبھی اتفاق نکرنا چاہئے بلکہ اپنی گورنمنٹ کی رضامندی اور خوشنودی ہی مدنظر رکھنا مسلمان اور سبھی بھائیوں کے واسطے بہتر ہوگا فقط

آحقرالسادات سید میر حسین شبلی موسوی الاصفہانی

مہربان جناب اڈیٹر نورافشان تسلیم

گذارش ہے کہ چند سطور نورافشان میں درج کرنے کے لئے خدمت شریف میں ارسال کرتا ہون۔ اس سال جالندھر کی کلیسیا کی بہنون نے گرجہ گھر کی مدد کے لئے ۲۰۰ دوصد روپیہ سے زاید ہاتھہ کی سلائی سے اور دانائی سے پیدا کیا۔ ان بہنون کے نام نامی یہہ ہیں (۱) رانی راجہ ہرنام سنگھہ (۲) راج پتری راجکماری راجہ ہرنام سنگھہ (۳) مس گیبون (۴) مس ڈیون (۵) مس نیوٹن (۶) مس نارمانتر (۷) مس استیفن (۸) مسس ڈیم گولک ناتھہ (۹) مسس جان گولک ناتھہ (۱۰) کنورانی کنورشیر سنگھہ۔ مسس جیکسن۔ یہان تک کہ ہماری کلیسیا کی لڑکیان جو ہر دون کے اسکول سے چھٹیان کاٹنے آئیں انہون نے بھی کچھ کچھ مدد کی مثلاً للتی جیکسن لوئگا کمیون۔ اپنی رلا رام۔ اگر اسی طرح ہندوستان اور پنجاب کی کلیسیائون کی بہنین کلیسیاؤن کی مدد کرین توخدا کے فضل سے کلیسیائیں جلد اپنے پاؤن پر کھڑی ہو جائینگی اب میری دعا ان بہنوں کے لئے بارگاہ الہی میں یہہ ہے اے خدا باپ اپنے مسیح کی خاطر سے جو ہمارا بچانیوالا ہے ان بہنوں اپنی باندیون کی ہر ایک احتیاج اپنی دولت کے موافق جلال سے مسیح یسوع میں پوری کر آمین ؎

راقم رلا رام پاسٹر جالندھر چرچ

جناب اڈیٹر صاحب اخبار نورافشان لودیانہ

تسلیم یہہ چھوٹا سا نظم خدمت کا مسدس آپکے اخبار میں حافظ احمد مسیح صاحب کی فرمایش سے بھیجتا ہوں امید ہے کہ آپ اسکو صحت کے ساتھہ اپنے اخبار میں چھاپ دینگے فقط۔ شیخ نورالہی سابق میونسپل کمشنر دہلی از مہرولی

مُسدّس

گلشن پنجاب پر کیون چھائی رحمت کی گھٹا۔
اس کی صورت نظر آئی شاسب گھٹا۔
بلبلیں گاتی ہیں نغمہ پھر خوشی کا جابجا
مفسدان ملک کا شیرازہ برہم ہوگیا
سچ میں تھا میں کہ آئی کان میں پیر صدا
مفسدان ملک کا شیرازہ برہم ہو گیا۔

ملک کے ہمدرد ہیں سب پھر خوشی سے غنچہ
خیرخواہوں کو خوشی ہے اور بدخواہوں کو رنج
جانتے ہیں رمز کو میری بہت سے نکتہ سنج
دم کے دم میں پی گیا جو خون فاسد تھا منج
آگیا دریائے راوی پھر خوشی سے جوش میں
آگئے پھر سارے مفسد اپنے اپنے ہوش میں

گل کے پہلو سے گیا کیا خوب کانٹا سا نکل
اب ہے یہ ماتم کہاں کا سرکشی کا تھا یہہ پھل
جلدی میں پھکلے نکلا تار کا جو کچھ تھا بل
لے گیا جعفر زٹلی ساتھہ ہی اپنے زٹل
موج میں دریا کی آخر شل خس وہ بہ گیا
شرکشی کا جتنا تھا ارمان دلمیں رہ گیا

گربۂ مسکین نے چوہے سے لیا کیا انتقام
مینڈکون کا سارے دریا کی رہا جاتا زکام
شہسوارون نے کیا قابو میں اسپ بدلگام
ہو گیا سب یار لوگون کا پلاؤ پک کے خام
دب گئی بوئے نجاست آخرش زیر زمیں
حرکتون سے اپنی مفسد ہوگئے بس شرمگیں

ایسے لوگوں کی ہوا کرتی ہے کچھ رسی دراز
کرلیا کرتے ہیں مہلت میں بہت کچھ ساز باز
اور خیالی کامیابی پر ہوا کرتا ہے ناز
ایکدن ذلت میں ہو جاتے ہیں آخر سرفراز
آگیا تھا حیف وہ بھی سرکشوں کے راگ میں
سرد مہروں کے لئے خود گر گیا وہ آگ میں

رہنما بننے کے پردہ میں یقیں فتنہ سازیاں
محسنون کے ساتھہ اپنی مفسدہ پردازیاں
اتحاد ظاہری میں تفرقہ پردازیاں
گود میں بھی لیٹ کر بارش ہا با بازیاں
ایک گردش نے فلک کی شان تک پہنچا دیا
سر اٹھاتے ہی پڑا اولا کہ بس گھبرا دیا

دوستی کا نام ہے پر دشمنی ملت سے ہے
ہو سزا پایا ہو جزا اعمال کی نیت سے ہی
حق تو یہہ ہے کام انکو ملک کی خدمت سے ہی
گر نہیں لالچ کسی کو مدعا شہرت سے ہی
خیرخواہ ملک سے کب ایجیٹیشن ہوسکے
مفسدون سے کس طرح اصلاح میشن ہوسکے

شور بندے ماترم کا اور سودیشی بائیکاٹ
نین سکھہ تو کیا نہ جس سے بن سکے بائیکاٹ
جسکا اریکہ ہو ہو گلی کا کنارہ اور گھاٹ
ہیکڑی سے بند کرواتے ہیں انگریزوں کے ہاٹ
بکریاں کڑتی ہیں شیہونسے بھلا دیکھو تو خیر
قعر میں دریا کے رہنا اور مگرمچھوں سے بیر

ملک کی اصلاح کے مدعی روشن ضمیر
راہ پر لاتے ہیں اوروں کو لکیروں کے فقیر
کرتے ہیں اصلاح لیکن آپ بنتے ہیں شریر
ایسی حالت میں سنبھلتا ملک کا ہے ٹھہری تقصیر
دلمیں سوچو تو ذرہ تم ذرا پکے ہو کیا غضب
کونسے لڈو ملینگے تمکو بکر بے ادب
یاد رکھو ہے زمانہ مفسدہ کا خوف ناک
گلشن جنت بھی گر ہو آمیں اڑجاتی ہے خاک
بھاگ تے پھرتے ہیں ہوتی ملک میں ہے جنکی ہلاک
ہوتی ہے پردہ دری عورات کی بس شرمناک
مفلس ہو جاتے ہیں بدامنی میں اکثر دہ امیر
روز مرہ جنکے در پر بیٹھے رہتے ہیں فقیر۔
سال شادون کا جس نے دیکھا ہو وہ انقلاب
اس سے پوچھو کیسا تھا وہ ایک دہشتناک خواب
خاندان اچھے سے اچھے ہو گئے خانہ خراب
کیا خبر تمکو کہ تھا مخلوق پر کیا کیا عذاب
امن ہی گویا ہے حسن انتظام سلطنت
خلق اور انصاف سے ہی بس قیام سلطنت
امن ہے رحمت خدا کی نوجوانان وطن
بنگئے جس کی بدولت سارے ویرانے چمن
ہو گئے آباد جنگل اور عنقا راہ زن
عرض کرتا ہی یہ اب نور الٰہی خستہ تن
اپنی حد سے مت بڑھو تم روبرو حکام کے
رفتہ رفتہ تم بھی ہو جاؤ گے خاصے کام کے
شیخ نور الٰہی بقلم خود از دہلی

اٹلی کا بادشاہ مع اپنی ملکہ کے ایک فوجی غبارہ کے صعود کے وقت حاضر تھے جب غبارہ بلندی پر پہنچا تو اسپر بجلی گری۔ اور غبارہ مع کپتان کے برباد ہو گیا۔

سودمند باتین

از طرف جے۔ برسکو۔ مشن اسکول بارہ بنکی اودھ

(۱) کسی کو صدمہ پہنچا کر اپنا دل خوش مت کرو۔

(۲) کسی کی تعریف کرنے سے پھول نجاؤ۔

(۳) راستی کبھی ولکو کمزور نہیں ہونے دیتی ہی۔

(۴) جب غور سے سن لیا کرو تب جواب دیا کرو بات کا جواب بات ہے مگر جب بات ہو۔

(۵) ہزاروں نیکیوں کو ایک عیب چھپا دیتا ہے۔

(۶) تم کسی برے کو بھی برا مت کہو۔

(۷) عقل کی روشنی کو چراغ کی روشنی کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

(۸) شرم کی بات میں کیا شرم کرنا۔

(۹) ڈینگ انسان کو بے اعتبار کرا دیتی ہے۔

(۱۰) اشرف المخلوقات تو وہ ہی شخص ہو سکتا ہے جو خدا کی مرضی کے مطابق چلتا ہے۔

(۱۱) گاڑی سے زیادہ پہیوں کا خیال کرو جسم سے قبل دل کی خبر گیری کرو۔

(۱۲) خسرال کے بھروسے قرض مت لو۔

(۱۳) جو بڑی بات تمکو بری معلوم ہوتی ہے کیا وجہ ہے اسکو اور لوگ برا نہ سمجھیں۔

(۱۴) جتنے صاف رہوگے اتنے ہی پاک رہوگے۔

(۱۵) ساری دیگ میں ایک ہی چاول دیکھنے سے اعتبار ہو جاتا ہے۔

(۱۶) جادو جس کا نام ہے وہ محبت ہے

(۱۷) جو وقت کی قدر نہیں کرتا وہ اندھا ہے

(۱۸) اپنے تئیں شاندار نہ بناؤ

(۱۹) تم اس وقت بھی نادان نہ تھے جبو قت دودھ پیتے تھے۔

(۲۰) صورت کا اعتبار نہیں ہوتا ہے بلکہ بات کا تم کھانے والا اثر اچھو تم ہوتا ہے۔

(۲۱) چہرا پیارا نہیں ہوتا ہے بلکہ کام۔

(۲۲) نیکی کے واسطے اپنے دونوں ہاتھوں کو بھلا جس طرح سے دروازے کے پٹ کھلے رہتے ہیں۔

(۲۳) کاہلی تباہی کا دروازہ کھول دیتی ہے۔

(۲۴) جب تم کسی کی خوش حالی میں قدر کرتے تھے تو واجب ہے کہ تنگ حالی میں بھی ویسی ہی قدر کرو اگر وقت صرف لالچ کا پیچ ہوا ہوا تو قدر کرتے تھے یہہ نادانی کا خیال ہے کبھی آپ بھی اس دایرہ میں آوینگے۔

(۲۵) کسی ہمجنس یا ہمصورت کی کسی دوسرے شہر یا دور لوگوں کے درمیان بدنامی نکرو۔ جب کہ تم خود اُس کے حال سے واقف نہیں ہو۔ یہہ جہالت ہی۔

(۲۶) نیم کو کتنا ہی شکر سے سینچو وہ میٹھا نہو گا۔ اسی طرح سے چغلخور اور بدگمان آدمی کا حال ہے۔

(۲۷) نیکی کر کے گیت نہ گاؤ یہہ عیب ہے۔

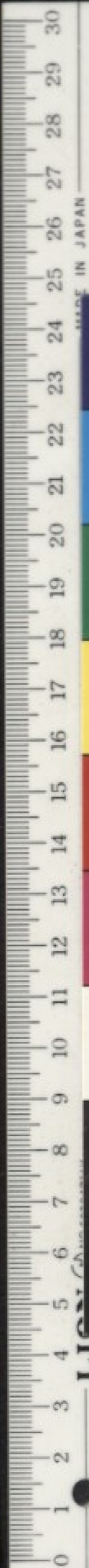
(۲۸) یہہ خیال بیجا ہے کہ ہم کسی کی جھوٹی چغلی کر کے کسی ہمجنس یا ہمشکل ماتحت کو چھڑوا دینگے کچھ اور بھی کر سکتے ہو۔ یہہ تو دہکی دینا ہے۔ کیا اُسکی مصیبتوں کا خیال کرتے ہو۔ کیا اُسکی ترقی کے ہی خواہان ہو یا بس۔

(۲۹) چکنے گھڑے نہ بنو۔ نہ تھالی کے بینگن۔ اسمیں نقص ہے کبھی کسی طور سے دشمنی کی گانٹھ نہ باندھو۔

(۳۰) دودھ کا جلا مٹھا پھونک پھونک پیا جاتا ہے۔

(۳۱) انصاف سے یہہ مطلب ہے کہ سچ کو سچ اور جھوٹ کو جھوٹ کر کے کسی کی رعایت نکرے اُسی کو حاکم کہتے ہیں۔

(۳۲) بہتری کس میں ہے۔ پرہیزگاری میں نیکی کرنے میں۔ سچ بولنے میں۔ ایماندار ہونے میں۔ بناوٹی باتوں سے باز رہنے میں۔ ظاہرداری کو دور کرنے میں بدی کے چھوڑنے میں۔ عاقبت کا خیال رکھنے میں۔ اپنے پر غور کرنے میں سچی زندگی بسر کرنے میں۔



جاؤنگی اور اُس کے پاس اپنے قصوروں کا اقرار کروں گی۔ تم یہیں رہنا۔ میں تھوڑی دور آگے جا کے دعا میں مشغول ہونگی اور تمہارے پاس لوٹ کے آؤنگی۔ پس میں اُسکو وہاں چھوڑ کر تھوڑی دور آگے گئی۔ ایک تنہا جگہ پا کر گھٹنا ٹیک کر دعا شروع کی۔ اپنے سارے گناہوں اور کم اعتقادی بے ایمانی اور غفلت کا اقرار کر کے اُس سے معافی چاہی کہ وہ پھر مجھے قبول کرے اور مثل سابق اپنے چہرہ کی روشنی میرے اوپر جلوہ گر ہونے دے۔ جب میں سجدہ سے اٹھی تو ایک قسم کی تسلی میرے دل میں ہوئی میںنے شکر کیا کہ مجھے آج اتفاق سے مس لوزا ملی جسکی نیک صلاح سے مجھے یہہ خوشی حاصل ہوئی۔ جب میں لوٹ کے آئی تو وہ اُسی جگہ بیٹھی پڑھ رہی تھی۔ میرے آنیکی آواز سنکر جلدی اوٹھی اور میرے دونوں ہاتھ پکڑ کے پوچھنے لگی کہ مس بیلی اب بتاؤ کیا حال ہے۔ میں نے جواب دیا کہ آپکی صلاح کے مطابق میں نے اُس کے حضور سارا اپنے دل کا حال عرض کر کے معافی چاہی اور اُس نے مجھے معاف کیا۔ کیونکہ میرا دل یہہ گواہی دیتا ہے۔ مس لوزا نے کہا کاش کہ ہم اِس امر کو بھول جاتے ہیں کہ ہمارا آسمانی باپ ہمیشہ طیار ہے اپنے لوگوں کے گناہوں کو معاف کرنے اور انہیں قبول کرنے کو۔ اور کیسا رنج اُسکو ہوتا ہے جب ہم اسکو بھول جاتے ہیں اور ہماری محبت اس کی طرف سرد ہو جاتی ہے۔ اب سے اِس بات کو کبھی فراموش نکرنا۔ یہہ کہکر وہ اپنے گھر جانے کو طیار ہوئی اور میںنے اپنی راہ لی۔ بہت خوشی اِس بات سے کہ میری ایک ایسی دیندار و نیک بخت عورت کے ساتھ واقفیت ہو گئی ہے۔ اِس گفتگو کے تھوڑے دنوں کے بعد مسز جانسن نے مس لوزا کو ایک ہفتہ کیواسطے

تھا کہ بہت سی باتیں میرا دھیان ہٹانے والی تھیں۔ اکثر تو دو ایک مہمان گھر میں اترے ہی رہتے تھے۔ پھر کھانے اور کھیل کود وغیرہ میں مصروف رہنا پڑتا تھا اور دوسری بات یہہ بھی تھی کہ چونکہ جینا اب آگے سے زیادہ تندرست تھی اِس لئے اس کی پڑہائی بھی زیادہ دیر تک ہوتی تھی۔ لیکن جب مہمان چلے گئے اور کھانے والے کم ہوئے۔ تو فرصت زیادہ ملنے لگی۔ اُس وقت میرے ادراک نے مجھے کاٹنا شروع کیا اور نیند غفلت سے جگا دیا۔ تب ہوش میں آ کر میںنے یاد کیا کہ کس طرح اور کیسی جلدی میں نے دنیا کی تھوڑی سی عیش و عشرت پا کر اپنے حقیقی دوست اور آسمانی باپ کو فراموش کر رکھا تھا۔ میری محبت اُس کی طرف کیسی سرد ہو گئی تھی۔ میں کیا کچھ نہ دیتی اور کیا کچھ نہ کرتی کہ ایک دفعہ پھر اسکی حضوری میرے سامنے آوے لیکن اب وہ میرے سے بہت دور معلوم دیتا تھا۔ اور میں خوف کے مارے حقیقی طور سے دعا بھی نہیں مانگ سکتی تھی۔ لیکن شکر ہے ہزار ہزار اس کی رحمت کا کہ اگرچہ میں اپنی سخت دلی سے اسکو بھول گئی تھی تو بھی میرا خداوند مجھکو نہ بھولا تھا۔ اتوار کا دن تھا تیسرے پہر کا وقت مسٹر اور مسز جانسن گرجے گئے تھے میں اور مس جانسن صبح کے گرجے میں ہو آئے تھے۔ جینا میرے پڑھتے پڑھتے سو گئی تھی۔ سو میں چپکے سے اٹھ کے باغ میں چلی گئی۔ صبح کیوقت تھوڑا سا مینہ برس چکا تھا۔ مگر اس وقت سورج نکلا ہوا تھا اور پانی کی بوندیں موتیوں کی مانند چمک رہی تھیں۔ میںنے اُس سڑک کی راہ لی جو کہ مجھے پسندیدہ تھی اور یہہ ایک علیحدہ ہی سڑک باغ میں تھی۔ دونو طرف اُس کے اونچے اونچے صنوبر لگے ہوئے تھے۔ اور جا بجا چھوٹے چھوٹے سادی لکڑی کے بنچ بیٹھنے کی

خاطر لگے ہوتے تھے - جبکہ مین نصف دور پہنچی تو مینے اتفاقاً مس نورا کو بینچ پر بیٹھے پایا میں نے اُسے کتاب پڑھنے میں بہت مشغول دیکھ کر نہ چاہا کہ اُس کے مطالعہ کرنے میں ہارج ہوؤں اِسواسطے لوٹ آنے کا قصد کیا - لیکن اُسی نے مجھے یہہ کہکر روکا کہ مس بیلی کیوں لوٹتی ہو آؤ میرے پاس آکر تھوڑا سا پڑھو - میں اور تم دونو ایک خدا کو پیار کرتے ہیں - اور یہہ بات اُس نے نہایت میٹھی اور دھیمی آواز سے کہی - مینے جواب دیا - ہان - اور یقین ہے کہ اُس کے بارہ میں گفتگو کرنی کبھی کبھی فائدہ بخش ہوگی اگر تمہارے واسطے نہیں تو میرے واسطے بہت ہی ضرور - یہہ کہکر میں بھی اون کے پاس بینچ پر جا بیٹھی انہون نے بائبل کھولکر مجھے چند آیتیں زبور میں سے پڑھکر سنائیں - مینے کہا کہ اگر تم صرف جانتیں کہ کیسی غافل میں اپنے فرضون سے تھوڑے دنون سے ہو گئی ہون تو تم مجھکو ضرور کچھ صلاح دیتیں - اس نے کہا کہ بتاؤ تو کیا ہوا ہے - مینے جوابدیا کہ میں تو اور کوئی سبب نہیں سمجھ سکتی سوائے اس کے کہ میرے واسطے سب باتیں آرام اور خوشی کے سامان مہیا ہیں اسی واسطے مینے اس کو بھولانا شروع کیا ہے - پیشتر جبکہ میرے واسطے خوف فکر اور غم موجود تھا تب تو میں اپنی فرائیض کو بڑے شوق اور جستجو سے ادا کرتی تھی - اور اسوقت دعا نہایت تسلی بخش اور شیرین معلوم ہوتی تھی - لیکن کیسے افسوس کی بات ہے کہ ہمکو دعا کی حاجت مطلب کے ساتھ ہی یاد آوے البتہ مس بیلی یہہ تو بری بات اور بجائے افسوس ہے اور ایسا ہرگز نہ ہونا چاہئے - دعا کو ہم کو دو طرح سمجھنا چاہئے ایک تو فخر اور دوسرا فرض - اور یہہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ جس وقت ہم میں خود پسندی - بخود غرضی - اور دعا میں کم اعتقادی پائی جاتی ہے اُسی وقت ہمارا گھٹنا اور گرنا شروع ہوتا ہے - پس ہمکو ہر وقت خیال میں رکھنا چاہئے کہ ہم آپ سے کچھ نہیں کر سکتے یعنے بھلائی کا کام - اگر کوئی خوبی - کوئی جرأت کوئی کرتب ہمارے میں ہے تو یہہ سب اُسکی رحمت سے - اُسکی قوت میں ہم زور آور ہوتے ہیں - اور قایم رہ سکتے ہیں اس لئے میں تمکو صلاح دیتی ہون کہ اگر تم تائب ہوکے اُس کے پاس لوٹ کر نہ آؤگی تو تم یقیناً پچھتاؤ گی - میں نے کہا مس نورا میں تو بہت لوٹنے کو چاہتی ہون لیکن مجھ سے ہو نہیں سکتا آج صبح کی بات سنو کہ مین نے ہرچند کوشش دعا مانگنے کی کی لیکن جسوقت میں شروع کرتی اُسیوقت صدہا قسم کے گوناگون خیالات میرے دل مین آنے لگتے یہان تک کہ قصداً مجھے چھوڑ دینا پڑا - ہان مس بیلی ایسی حالت کو میں خوب جانتی ہون - دل دل کو جواب دیتا ہے - مینے خود آزمایا ہوا ہے کہ جب میں اپنے خدا سے الگ ہوئی اور اپنی خوشی کو پورا کرنا شروع کیا - تو مین نے دعا کے شوق اور طاقت بالکل کھو دی - بھلا بتلاؤ تو یہہ کیس طرح ہوتا ہے - میں سمجھتی ہوں اِس واسطے کہ خدا کی پاک روح ہم سے ناراض ہو جاتی ہے اور بلا اُسکی مدد کے ہم دعا نہیں مانگ سکتے - لیکن مس نورا تم مجھے صلاح دو کہ میں کیا کروں - میری صلاح تو یہہ ہے کہ تم بچے کی مانند جیسے پہلے اُس کے پاس گئی تھیں جاؤ اور اُس سے صاف صاف کہدو کہ تم نے گناہ کیا ہے - اور تم چاہتی ہو کہ وہ تمہارے گناہوں کو معاف کرے اور تمکو پھر قبول کرے اور مثل سابق اپنی پاک حضوری سے سیر اور خوش کرے - دیر مت کرو - اُسی وقت اُس کے پاس عاجزی سے جا کر اپنے گناہ کی معافی مانگو میں نے جوابدیا - اچھا - اور میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے - میں اُسی وقت

(۴۴) غور کرو) اس فانی دنیا میں تم کس امر کی فکر میں ہو۔ کیا تمہارے تمام کام بہشت کو لیجاوینگے۔ کیا دولت عزت۔ علم ابدی عذاب سے بچا سکتے ہیں۔ کیا تم ایسا کر سکتے ہو کہ اپنی جان اپنے بھائی کی خاطر دے سکوگے۔ کیا کوئی اس طور کا گذرا ہے۔

اے میرے عزیز ناظرین نورافشان پر نظر ڈالنے والو یہہ مضمون بہت ہی پر مطلب ہے اسپر غور کرنے سے معلوم ہوگا۔ غور فرمائیگا کیا کوئی دھوبی اپنی فانی طاقت اس سفید کپڑے پر جو تارکول کا داغ لگ گیا ہے چھڑا سکتا ہے یہہ ایک امر بہت مشکل درپیش ہے خوب دہو مگر داغ موجود رہیگا کیا کوئی کوئلہ کو صابن سے صابن سے صاف کر سکتا ہے وہ ہرگز سفید نہوگا۔ ہم اپنی چالاکی سے اس داغ کو دوسرون کی نظر سے غائب کر سکتے ہیں جس سے زندگی کی پوشاک دوسرون کی نظر میں نہایت ذی عزت اور لائق تعریف کے سمجھی جاویگی ہاں افسوس صد افسوس یہہ داغ خود بخود اپنے آپ روشن ہو جاتے ہیں جس سے ہمکو نہایت بے چینی اور خطرے میں ڈالدیتی ہیں بعد کو وہ ہی محنت جس سے ہم اپنے داغون کو چھپاتے ہیں اور بھی زیادہ روشن ہوجاتے ہیں۔ اب کون سی ایسی حکمت کی جاوے جس سے یہہ داغ علیحدہ ہو جاوین۔ کیا کوئی ایسا مقام ہے۔ جہاں انکا بیوپار ہو سکے یا کوئی مسالہ ہے جس سے یہہ داغ صاف ہو جاوینگے۔ ہاں صرف ایک سچا اور زندہ سوتا ہے جسکی لہروں سے گنہگارون کے دائمی گناہ کے داغ پاک اور صاف ہو جاوینگے اگر ایمان کے ساتھ اس سوتے کی جانب آوین۔ وہ سوتا کتنی فاصلہ پر ہے وہ بہت قریب ہے کہ ہم بہت جلدی اس کے پاس جا سکتے ہیں کیا اس کے قریب جانے سے دام تو نہیں لگتا ہے۔ نہیں۔ نہیں۔ بلا قیمت جالی چاہیں امیر ہو یا غریب اسمیں یہہ ہی خوبی ہے کہ وہ سب کو ایک برابر سمجھتا ہے کوئی کیون نہ ہو صرف اس پر بھروسہ رکھے اور ایمان سے ڈبکی لگا دے پاک صاف ہو جاویگا وہ سوتا کون ہے۔ اور کہاں پر ہے یسوع مسیح کا لہو ہے جو گناہ کے داغون سے آزاد کر دیتا ہے اگر غور کیا جاوے بہت سی روحوں پر گناہ کے داغ ابتک موجود ہیں وہ کوشش کرین تو آسودگی ہوگی اسطور سے ہمکو وہ سوتا ملجاویگا جسکی ہمکو ضرورت ہے وہ کیسی اپنی میٹھی اور سنجیدہ آواز سے ہر ایک کو بلاتا ہے کہ اے تم جو تھکے ماندے اور بوجھ سے دبے ہوئے ہو سب میرے پاس آؤ میں تمکو آرام دونگا اور تمہارے قرمزی گناہ کے داغون کو برف کی مانند سفید کر دونگا پس ہمکو لازم ہے کہ اس سوتے کے پاس جانے کی کوشش کرین اگر اسپر غور نہیں کرتے ہیں تو یہہ خاکی جسم جو کہ ایک مشت خاک سے بنا ہے مانند مٹی کے تودے کے طرح ہے ہر حالت میں خاک کا استعمال کرتے اسپر اتنا گمان کاش کہ ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہ نکلے جس کا فخر اپنے اوپر ہو بلکہ ہمارا فخر مسیح یسوع کی صلیب پر ہو جس سے ہم ہمیشہ کی خوشی میں شریک ہوں ٭

رسید زر

منیجر گوجر خان ریڈنگ روم	۱۹۰۶ و ۱۹۰۷ء	مہ
" چکوال "	۱۹۰۷ء	عہ
پادری ای۔ ای کیمبل	۱۹۰۷ء	ہے/
جیون خان بنڈ داد نکان		۱۲/
مس اے ایس اٹکین	۱۹۰۷ء	۱۲/
پادری پی۔ ایم زنکر	"	مہ
پادری جے لمپرڈ	۱۹۰۶ء	ہے/
پادری ایف۔ ایل۔ نیلڈ	۱۹۰۶ و ۱۹۰۷ء	صہ/
نیجر مشن ہائی سکول انبالہ	۱۹۰۶ و ۱۹۰۷ء	عہ ۱۲/
پادری آر۔ اے۔ کنگ۔ اشتہار		مہ
پادری اے۔ جے۔ سالن	۱۹۰۶ و ۱۹۰۷ء	مہ
پادری ایل سی پرنوی	۱۹۰۶ء	ہے/
پادری ایچ۔ سی۔ چیمبرس	"	ہے/
ڈاکٹر شیلڈ واسطے ڈاکٹر نیوٹن	"	ہے/
پادری آر۔ سی سمتھ	"	ہے/
ماسٹر جھنڈو عا۔ بی۔ سنگھ	۱۹۰۷ء	۱۲/
پادری ڈبلیو۔ ٹی۔ پیک	"	۱۲/
پادری آر بانیڈ۔ واسطے کاہنی پریا بھالی	۱۹۰۷ء	۱۲/
مسٹر ایچ این سیڈن۔ ملتان	"	۱۲/

اشتہارات

۱۲۰ صفحہ مشاہیر عالم قیمت ۱۲/

اسمیں دنیا بھر کے نہایت مشہور آدمیوں کی سوانحعمریان مع تصاویر قدیم دہر زمانے کے بڑے بادشاہ پیغمبر فلاسفر موجد عالم ریفارمر سیاح نامی عورات مبران کا نگریس وغیرہ عقلمندی و بہادری کے پیکر کا نمونہ ہے قصہ ایک پیسہ فی سوانحعمری نہیں پڑتا۔ ایم محمد شفیع تاجر کتب تونیا شہر لدہیانہ

اخبار جاسوس آگرہ

۳ انعام! انعام!! عہ

یہہ لکھنا کہ جاسوس کیسا اخبار ہے۔ بالکل فضول ہے۔ کیونکہ بفضل ایزدی جاسوس نے اپنی نرالی اور انوکھی خصوصیات کی وجہ تھوڑے سے عرصہ میں جسقدر غیر معمولی شہرت۔ ترقی۔ اور عزت حاصل کر لی ہے وہ جاسوس کی خوبیون کی

کافی دلیل ہے۔ جاسوس دیسی ریاستوں ریلوے ڈاکخانہ اور پولیس کی اصلاح کے ساتھ ہی پبلک کی دلچسپی کے لئے بھی ہر قسم کے مضامین مہیا کرتا ہے۔ جاسوس کی قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک صرف ؎ روپیہ ہے۔ اور ہر خریدار کو (۴۰۰) صفحہ کے ناول انعام میں مفت دیئے جاتے ہیں۔ لیکن ہم چاہتے ہیں کہ اخبار جاسوس ہندوستان میں ہر پڑھے لکھے کے ہاتھ میں نظر آئے اس لئے ہم آخیر جولائی سنہ ۱۹۰۸ء تک یہہ رعایت کرتے ہیں کہ جو صاحب نئے خریدار ہونگے انہیں بجائے چار سو صفحہ کی ناولوں کے پانچ سو صفحہ کے ناول مفت دیئے جاینگے اور جس خریدار کی درخواست نمبر (۱۰)، و (۲۰)، و (۳۰)، و (۴۰)، و (۵۰)، و (۶۰)، و (۷۰)، و (۸۰)، و (۹۰)، و (۱۰۰)، پڑیگی اُس سے بجائے ؎ روپیہ سالانہ قیمت کے صرف عہ ایک روپیہ بارہ آنے لئے جاینگے غرض یہہ کہ نئے خریدار ہر طرح فائدہ میں رہینگے۔ درخواستیں جلدی بھیجئے۔ ورنہ وقت اور موقعہ ہاتھ سے نکل جانے پر پچھتانا اور افسوس کرنا پڑیگا۔

المشتہر

منیجر اخبار جاسوس آگرہ

مخزن مسیحی

یہہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو اور انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے۔ اس کا مدعا ہے کہ بڑے بڑے مشنران انجیل اور کلیسیائی کارندوں کے قلم سے نکلے ہوئے مضامین کے ذریعہ سے مسیحی کارندوں کی علمی استعانت کرے نیز مختلف مشن سٹیشنوں کی کلیسیائی

خبریں اس میں خصوصاً درج ہوتی ہیں سنڈے سکول اور کرسچن اینڈیور کے کاموں کے متعلق ہر قسم کی ضروری توجہ دی جاتی ہے۔

شرح چندہ کی حسب ذیل ہے

		سالانہ
عوام سے		؎
اگر تنخواہ پچاس روپیہ سے کم ہو		؁
" پچیس " "		"
" پندرہ " "	۱۲ر	"
ادنیٰ ترین نرخ	۱۲ر	"

نمونہ کا پرچہ درخواست پر روانہ کیا جاتا ہے

درخواستیں ذیل کے پتہ پر ہونی چاہئیں

المشتہر

پروفیسر پی۔ ایچ۔ ایڈورڈز الہ آباد

پرسبٹیرین بیواؤں و یتامیٰ کا فنڈ

یہہ فنڈ سنہ ۱۸۴۰ء میں قایم ہوا ہے تین سو سے زیادہ اشخاص اس میں شریک ہو چکے ہیں ساٹھ سال کے عرصہ میں اس فنڈ کی طرف سے ۷۵ بیوگان اور خاندانوں کو ۷۵ ہزار روپیہ سے زیادہ پنشن دی گئی ہے یہہ رقم اُس کل رقم سے نو ہزار روپیہ زیادہ ہے جو چندہ دہندگان سے وصول ہوا ہے اس وقت اس فنڈ میں بیالیس ہزار پانسو روپیہ سے زیادہ خزانہ میں موجود ہے اس فنڈ کا نرخ کئی اور اس قسم کے فنڈوں سے بہت ارزاں ہے۔ ہند کا ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس فنڈ میں شامل ہو سکتا ہے مردوں کو پیرانہ سالی میں اور مستورات کو بیوہ کی حالت میں اور بچوں کو یتیمی میں اس فنڈ سے پنشن ملتی ہے۔ صرف ایک پیسہ کا کارڈ بھیجنے پر پراسپکٹس روانہ کیا جاتا ہے

المشتہر

پادری سوالڑ جے۔ کلارک صاحب ایم۔ اے منیجنگ ڈائرکٹر۔ نولکھا۔ لاہور

دستور العمل نورافشان

قیمت سالانہ اہل شہر سے اخبار بغیر ضمیمہ ؎ معہ ضمیمہ ؎
" " معہ محصولڈاک " " ؎ " ؎
" ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	شش ماہی	سالانہ
کالم کا آٹھواں حصہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]
چوتھائی کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر مابعد کے لئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے سکول بلا محصول ؎
" " " " " " " معہ محصول ؎
" آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول ؎

دن آگئے جلد منگائیے

ڈاکٹر برمن کی تیار کردہ

قوت کی گولیان

بائیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہو رہی ہیں طاقت دینے والی مشہور دوائیں و سفورس الکنڈ ڈامینا ملاکر یہہ گولیان بنتی ہیں۔

مغز ریڑھ رگ اور خون کو طاقت دینے کا دعویٰ رکھتی ہیں زیادہ محنت جوانی کی خرابی و بے اعتدالی خواہ کسی وجہ سے ہو رقت ہو ان گولیوں کے استعمال سے اول ہی روز سے فائدہ ظہور میں آتا ہے۔ بدن میں قوت اور مزاج میں گرمی سی معلوم ہونے لگتی ہے۔ چہرے پر رونق اور جوانی میں ضعیفی کی سی حالت میں ٹوٹے ہوئے جسم میں دوبارہ جوش لاتی ہے۔ قیمت تیس گولیوں کی شیشی دو ہفتہ کی خوراک کا ایک روپیہ ہے محصول ڈاک ایک سے چار شیشی تک پانچ آنے ہیں۔

امتحاناً نمونہ کی گولیان بلاقیمت دی جاتی ہیں

استعمال کے اول ہی روز سے اپنا فائدہ دکھاتی ہیں ضرور امتحان کیجئے اگر آپ بلاقیمت ان کی آزمایش کرنا چاہیں۔ تو صرف محصولڈاک کے واسطے دو پیسہ کا ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اُسی خط کے اندر دس خواندہ اور مریضوں کے نام و پتہ سے صاف طور سے لکھ بھیجئے پتہ لکھنے میں مقام ڈاکخانہ و ضلع ضرور لکھیئےگا۔

المشتہر
ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵-۶ تاراچند دت
اسٹریٹ کلکتہ

٩ بجلی کے ساتھ کمزور اور سست کا علاج ٢٦

آج کل کے اکثر نوجوان بوجہ بدصحبت کے اپنے ہاتھوں سے اپنی طاقت کو ضائع کرکے بہت کمزور ہو گئے اس برے فعل سے آدمی کے پٹھوں کی طاقت ماری جاتی ہے۔ اور بدن میں چستی نہیں رہتی ہے۔ پٹھے اور رگیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ اور انسان اولاد پیدا کرنے کے لائق نہیں رہتا ہے یہہ برا کام آدمی کو اس قدر شرمندگی دلاتا ہے کہ جس سے کئی بزدل خودکشی کر لیتے ہیں۔ اس خراب کام سے دل دماغ جگر گردہ مثانہ غرض سب کے سب ضعیف ہو جاتے ہیں۔ دہات کا اخراج شروع ہو جاتا ہے دل کمزور ہو کر دھڑکنے لگ جاتا ہے۔ بزدلی بڑھ جاتی ہے ضعیف دماغ سے سر میں چکر آنے لگتے ہیں بات کو بھول جاتا ہے۔ آنکھوں کی کمزوری چربی کی کمی اور بدن اس قدر ضعیف ہو جاتا ہے کہ ذرا سی آواز سے دل دہل جاتا ہے۔ انسان حیران و پریشان اکثر رہا کرتا ہے معدہ اور آنتیں کی کمزوری سے بدہضمی دائمی اور قبض کی شکایت اکثر رہا کرتی ہے۔ غرضکہ اس نامراد علت سے وہ وہ مصیبتیں پیش آتی ہیں جنکو بیچارہ بیمار ہی جانتا ہے۔ ایسی ردی حالت دیکھکر حال کے داناؤں نے اس مرض کا سب سے اعلیٰ علاج بجلی کے ذریعہ کیا ہے بجلی فوراً سست اعضا کے اندر گھس جاتی ہے اور جاتے ہی اسکو گرم اور ہشیار کر دیتی ہے ہم نے بھی وہی بجلی منگوائی ہے اور عرصے سال سے بیماروں کا علاج کرتے ہیں تین ہزار کے قریب بیماروں کا علاج کر چکے ہیں۔

ہمنے اس علاج سے بہتر اور کوئی علاج خیال نہیں کیا۔ جو لوگ یہاں سے دور رہتے ہیں ان کے واسطے برقی سٹ مکمل بھیجا جاتا ہے۔ جو بجلی کا سا ہی کام دیتا ہے۔ اور اس سے رگوں کا سردیانی نکل جاتا ہے پھر ایک اور طلا نمبر ۲ لگایا جاتا ہے۔ جس سے پٹھے موٹے اور سخت ہو جاتے ہیں اور ایک شیشی مقناطیسی گولیوں کی ساتھ ہی ہوا کرتی ہے۔ اس کے کھانے سے بہت باہ پیدا ہوتی ہے۔ سارے برقی سٹ کی قیمت جس میں برقی طلا نمبر ۱ طلا نمبر ۲ مالش کرنے والا اور چوب برقی مقناطیسی تینوں چیزیں معہ ترکیب استعمال ہے تین روپیہ آٹھ آنے میں ملتی ہیں۔ جو آدمی ہم کو اپنے پاس بلاکر علاج کرا دے وہ سیکنڈ کلاس ریلوے گاڑی کا کرایہ معہ فیس فی کس ہر پانچ روپیہ روزانہ ارسال کردے۔ ہم ۲۴ گھنٹے کے اندر علاج کرکے واپس آجاوینگے جو آدمی دبلے پتلے اور کمزور ہیں وہ بجلی لگوانے سے پہلے ایک ڈبیہ مومیائی ضروری کھالیں۔ تاکہ چربی اور طاقت بڑھ جاوے اور جلد فائدہ حاصل ہو قیمت فی ڈبیہ ایک چھٹانک مومیائی ہم ایک روپیہ بارہ آنے معہ محصول

نوٹ

آج کل ہماری دیکھا دیکھی بہت سے لوگوں نے "بجلی کا سفوف" برقی گولیاں وغیرہ اشتہار دینا شروع کر دیا ہے اُن کے دھوکے سے بچنا چاہیئے۔

طبی اخبار سورج پرکاش کا نمونہ مفت دیا جاتا ہے۔

باہر سے آنے والے اصحاب کی رہایش کا خاطرخواہ انتظام کیا جاتا ہے۔

المشتہر
فتح چند حکیم عمدۃ الحکما سند یافتہ مالک سورج پرکاش میڈیکل ہال امرتسر پنجاب

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی کہ یہہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پڑبال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرہ کا سرمہ اعلےٰ قسم فی تولہ مبلغ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں۔ نقلی و جعلی ممیرے کے سرمے کے اشتہار دیکھکر دھوکا نہ کھائیں

المشتہر

پروفیسر میاسنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہی؟

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار میاسنگھ آہلووالیہ نے ایجاد کیا ہی بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہی بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہی آنکھوں سے پانی کا بہت جانا دھند سوزش ہر قسم جسکو آنکھ آنا بھی کہتے ہیں۔ جلن اور کمزوری نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جھلی کا زخم اور اُن سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئی نہیں اس لئے ہر کسی کو اس کا استعمال مفید ہی مفصلات میں جہاں ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہی وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہئے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری مفید ہے +

راقم ڈاکٹر ایم۔ لی سانگی صاحب بہادر ایم ڈی۔ ایس سندیافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر +

(۲) میں نے اور میرے بہت سے متعلقین نے ممیرے کا سرمہ جوکہ سردار میاسنگھ آہلووالیہ نے تیار کیا ہی استعمال کیا نہایت ہی مفید پایا آنکھوں کی بیماریوں کے لئے اکسیر کا حکم رکھتا ہی آنکھوں کو تر و تازہ رکھتا ہی اور بینائی کو طاقت بخشتا ہی۔ درحقیقت یہہ سرمہ بینائی کو قایم رکھنے کے لئے نہایت ہی مفید اور زود اثر ہی آجتک کبھی کوئی دوا اس سرمہ سے بہتر فائدہ بخش نہیں دیکھی +

راقم۔ آنریبل نواب محمد حیات خان خان بہادر سی۔ ایس سابق ڈویژنل سشن جج قسمت جالندھر ممبر کونسل گورنر جنرل ہند +

(۳) جناب سردار صاحب تسلیم میںنے آپ کا ممیرے کا سرمہ استعمال کیا میں تصدیق کرتا ہوں کہ بیشک یہہ کمزوری چشم کے لئے بہت مفید ہی میری آنکھیں بالکل کمزور تھیں لگاتار ایک پہر کام کرنے سے معذور ہو جاتا تھا اب میری یہہ کیفیت ہی کہ صرف چار روز کے استعمال سے تین تین پہر بلکہ تمام دن اچھی طرح کام کرسکتا ہوں +

راقم میاں خورشید محمد خان خلف نواب یٰسین محمد خان صاحب بہادر رئیس اعظم پھلواڑی

(۴) مکرم بندہ تسلیم۔ میں آپ کے قابل قدر ممیرے کے سرمہ کو عرصہ پانچ سال سے استعمال کرتا ہوں حقیقت میں جیسا آپ نے اشتہار میں لکھا ہی اس سے بھی کئی درجہ بہتر ہی میں نے چشمہ کا لگانا بالکل چھوڑ دیا۔ اور اب بغیر چشمہ کے بخوبی لکھ پڑھ سکتا ہوں +

راقم رادھا کشن گورنمنٹ پنشنر بمقام دہلی محلہ چوڑی گران +

(۵) میںنے ممیرہ کا سرمہ جو سردار میاسنگھ نے تیار کیا ہی اُن مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کیواسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہی اور دھند اور غبار کمزوری نظر ہو یہہ سرمہ نہایت ہی مفید ہی

راقم ڈاکٹر برج لعل گھوس رائے بہادر ایل ایم ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند +

پانچہزار روپیہ کا انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پچیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ جو لاہور کے پنجاب بینک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۶ء سے جمع کیا گیا ہی +

پادری ایچ گولکناتھ صاحب بی۔ اے ایڈیٹر و منیجر نور افشاں ساکن پھلور کے لئے لودیانہ مشن پریس میں زیر اہتمام دائیلی برادر کے چھپا۔